General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

حلیم اللہ خان

Day: ____ __/__/202

اسلامیات

12

سوال نمبر ۔

عقیدہ آخرت اور اسکے انفرادی و اجتماعی / معاشرتی اثرات

تعارف

مولانا مودودی اپنی کتاب "اسلامی تہذیب اور اسکے اصول و مبادی" میں اسلامی تہذیب کے بنیادی عنصر عقیدہ آخرت پر روشنی [illegible]

"عقیدہ آخرت نہ صرف انسان کو انفرادی طور پر مضبوط و توانا بناتا ہے بلکہ یہ معاشرتی طور پر بھی ایک اتحاد و یگانگت اور انصاف و [illegible] کو فروغ [illegible] ہے۔"

مولانا مودودی مزید لکھتے ہیں کہ عقیدہ آخرت انسان کو عالم اصغر سے عالم اکبر کی رسائی دیتا ہے اور دنیاوی غلامیوں سے آزاد کروا دیتا ہے [illegible] اگر عقیدہ آخرت [illegible] دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان کے دل میں خوف [illegible] میں ایک مثبت رویہ جنم لیتا ہے ایمان کامل کی طرف [illegible] ذریعہ بنتا ہے وہیں یہ معاشرتی طور پر بھی انسانوں کو [illegible] جمہوری اقدار [illegible] عقیدہ آخرت [illegible] عدل و انصاف کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

___/___/202   Day:________

عقیدہ آخرت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

لغوی مفہوم:

لغوی معنی میں عقیدہ آخرت سے مراد ہے
یوم آخرت یعنی آخری دن جس دن حساب ہوگا اور
ہر شخص کے اعمال سب کے سامنے رکھے جائیں گے۔ مرنے کے بعد
کا زمانہ۔ قرآن کریم میں اسکو کہیں یوم الفصل کہا گیا
ہے تو کہیں مالک یوم الدین سے کہہ کر مخاطب کیا گیا
ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاحی مفہوم میں دین آخرت سے مراد
انسان کا روز قیامت پر من و عن ایمان لانے کا نام ہے۔ اس
بات پر ایمان رکھنا کہ روز آخرت سب کچھ اللہ کے حضور
پیش کیا جائے گا اور کچھ بھی چھپا نہیں رہے گا۔ چھوٹی
سے چھوٹی نیکی اور چھوٹی سے چھوٹی برائی جو بھی انسان
نے اس دنیا اور مختصر دنیا میں کی ہوگی اس کے سامنے
لا کھڑی کر دی جائے گی جیسے قرآن پاک میں ان
الفاظ میں بیان کرتا ہے:

وہ شخص نے فرمایا:

"اور اس دن ذرہ برابر نیکی بھی
نہیں چھپائی جائے گی اور اس
دن ذرہ برابر برائی بھی نہیں
چھپائی جائے گی۔"

(الزلزال)

اس بات پر ایمان رکھنا اصل میں عقیدہ آخرت ہے۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی اثرات

عقیدہ آخرت دوسرے ارکان کی طرح انسان کی زندگی پر گہرے انفرادی اثرات مرتب کرتا ہے۔

کاملیت ایمان کا لازمی جز:

انفرادی طور پر جو عقیدہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں سب سے پہلا فائدہ ایک انسان کو پہنچتا ہے وہ ایمان کا مکمل ہونا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت دین اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات میں سے ہے لہذا اس پر ایمان لائے بغیر ایمان کی تکمیل ناممکن ہے۔ لہذا جب انسان عقیدہ آخرت پر ایمان لاتا ہے تو سب سے پہلا اسکا ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

عالم اصغر سے عالم اکبر تک کی رسائی:

عقیدہ آخرت انسان کو اس دنیاوی زندگی سے آگے آخرت کی فکر کرنے پر راغب کرتا ہے جب انسان کو یقین ہو کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوگا تو وہ آخرت کی حرمت، یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے کو سامنے رکھتے ہوئے آخرت کے لئے تگ و دو کرتا ہے اور اللہ کی قربت پا لیتا ہے۔

لا الہ الا اللہ کی پختگی:

عقیدہ آخرت انسان میں اللہ رب العزت کے ایک ہونے کے یقین کو مزید تقویت بخشتا ہے اور انسان کو بے خوف و نڈر کر دیتا ہے۔ انسان کو صرف اپنے رب سے ڈر لگتا ہے انسان جانتا ہے کہ اسکا ہر عمل اللہ کے لئے ہے اور اجر بھی وہی دے گا انسان مالک یوم الدین پر یقین رکھتے ہوئے تمام افعال کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے

فحاشی و بے حیائی سے اجتناب بسبب خوف الٰہی:

مزید عقیدہ آخرت انسان کو

فحاشی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے کیونکہ انسان اللہ کے فرمان "پھر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا" پر یقین رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اعمال کو بڑی احتیاط سے برتتا ہے۔

مثبت رویہ سازی کا پروان چڑھنا (Optimism):

عقیدہ آخرت انسان کی کردار سازی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہوتا ہے کہ اس دن صرف انصاف ہوگا لہٰذا وہ اپنے معاملات میں احتیاط برتتا ہے اور مثبت رویے کے ساتھ وقتی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے عمل پیرا ہو کر آخرت کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

کامیابی کی کنجی:

عقیدہ آخرت کو نبی مکرم ﷺ نے آخرت میں کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے ایسا ہونا بجا ہے کیونکہ جب انسان اللہ کریم کے بتائے گئے اصول و قوانین کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے کام سر انجام دیتا ہے تو یقیناً اللہ بھی کامیابی دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

اجتماعی اثرات

عقیدہ آخرت اجتماعی زندگی پر بھی گہرے اثرات ڈالتا ہے جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

حقوق العباد پر مبنی معاشرے کی تشکیل:

عقیدہ آخرت ایک ایسے معاشرے کی تشکیل دیتا ہے جو حقوق العباد پر مبنی ہوتا ہے کیونکہ جب ہر انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ آخرت میں وہ اللہ کے حضور اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوگا تو پھر وہ اللہ کی حدود کو پامال کرنے کی بجائے قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔ یوں افراد میں سے اجتماعیت جنم لیتی جاتی ہے جس سے معاشرہ حقوق العباد کی اعلیٰ شکل کو تشکیل دیتا ہے۔

عالمگیر اتحاد و یگانگت کی شیرازہ بندی:

مولانا مودودیؒ اپنی کتاب میں عقیدہ آخرت کا ایک فائدہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ یہ عالمگیر اتحاد و یگانگت کا ضامن ہے ایک ماننے والے ایک دوسرے کے [crossed out] سچائی کے دشمن بن کر کام کرتے ہیں۔

عدل اجتماعی کا نشوونما پانا:

عقیدہ آخرت معاشرے میں عدل اجتماعی کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے جب انسان یوم آخرت کا ادراک کر لیتا ہے کہ وہ روز قیامت اللہ کے روبرو کھڑے ہوں گے جس کو قرآن یوں کہتا ہے:

"اور اس دن سب رحمٰن کے سامنے گردنیں جھکائے کھڑے ہوں گے"

لہٰذا اسی ڈر سے انسان کسی کی حق تلفی سے بچتا ہے اور انصاف کو فروغ دیتا ہے۔

جمہوری اقدار کا پروان چڑھنا:

عقیدہ آخرت کا ایک اور معاشرتی زندگی پر اثر یہ ہے کہ یہ جمہوری اقدار کو تقویت بخشتا ہے جب انسان یہ بات تسلیم کر لیتا ہے کہ روز آخرت سب ایک رب کے سامنے کھڑے ہوں گے تو انسان مساوات و اخلاقیات کو مستحکم کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔

اخوت و بھائی چارہ کا اجاگر ہونا:

عقیدہ آخرت اخوت و بھائی چارے کی فضا کو بھی فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے

تنقیدی جائزہ :

اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی پستی و بدحالی اور اتحاد و یگانگت کے فقدان کی سب سے بڑی وجہ آج ان میں عقیدہ آخرت پر دل سے ایمان کا نہ ہونا معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ مسلمان آخرت پر یقین رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی آج وہ فرقہ واریت، ذخیرہ اندوزی، جھوٹ، فریب، لالچ، دھوکا جیسے سنگین جرائم کے مرتکب نظر آتے ہیں جس کی اصل وجہ یہی ہے کہ آج مسلمان عقیدہ آخرت پر صحیح طرح سے ایمان رکھنے سے قاصر ہیں جو کہ اصل میں تقاضا ہے۔ مختصر یہ کہ آج مسلمانوں کی بدحالی کی ایک بڑی وجہ عقیدہ آخرت پر صحیح معنوں میں ایمان نہ رکھنا ہے۔

حاصل کلام :

اوپر والی کی گئی بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دین اسلام میں عقیدہ آخرت ایک بنیادی پوزیشن کا حامل ہے جس کی سب سے بڑی وجہ اس کی اثر انگیزی ہے۔ عقیدہ آخرت نہ صرف انسان کو خوف کی بیڑیوں سے باہر نکالتا ہے بلکہ انسان کو دنیاوی زنجیروں سے بھی آزادی فراہم کرتا ہے۔ یہ انسان کو خود احتسابی اور احساس ذمہ داری جیسی اعلیٰ خصوصیات سے مالا مال کرتا ہے یہاں تک کہ یہ معاشرے میں امن و سکون اور عدل اجتماعی کو فروغ دینے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ عقیدہ آخرت انسان پر نہ صرف انفرادی اثرات مرتب کرتا ہے بلکہ یہ معاشرے پر بھی اجتماعی اثرات مرتب کر کے ایک پرامن اور اخوت و مساوات پر مبنی معاشرے کی تشکیل دے کر انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

—/—/202

Day:

سوال نمبر 6

اسلامی تصورات و اصول برائے گڈ گورننس، اور موجودہ دور میں انکی افادیت

تعارف:

Encyclopedia of Britannica عمرؓ کے قول "تم میں سے مضبوط ترین لوگ میری نظر میں کمزور ترین ہیں اور میں ان سے کمزوروں کو انصاف دلا کر رہوں گا" کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھتا ہے:

> "No one has defined the concept of good governance the way the caliph Umar elaborated."

یقیناً یہ الفاظ اسلامی تعلیمات برائے گڈ گورننس کا ہی نتیجہ ہے آج دنیا جن اصولوں کا پرچار کرتے تھکتی نہیں ہے اگر نظر دوڑائی جائے تو تاریخ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ یہ اصول و قوانین جن کی بات آج مغرب کر رہا ہے دین اسلام نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ہی متعارف کروا دئیے تھے۔ نہ صرف متعارف کروائے بلکہ ان کا عملی نمونہ بھی پیش کیا خواہ وہ قانون کی بالادستی ہو یا بلا امتیاز احتساب یا پھر شفافیت و دیانتداری پر مبنی اسلامی تعلیمات ہوں دین اسلام کے پیروکار نے اسکا عملی نمونہ پیش کیا ہے دین اسلام میں بغیر رنگ و نسل اور بلا امتیاز عدل و انصاف کو فروغ دینا ہمیشہ ایک اہم ترجیح رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں اسلام کے وضع کردہ اصول و قوانین سے افادیت حاصل کی جا سکتی ہے اور گڈ گورننس کے پرنسپلز کو فروغ دے سکتی ہے۔

گڈ گورننس کیا ہے؟

گڈ گورننس بیسویں صدی کے آخر میں متعارف کروایا جانے والا تصور ہے جسکو بنیادی طور پر بین الاقوامی آرگنائزیشنز جیسے کہ ورلڈ بینک، آئی ایم ایف، یو این ڈی پی اور یونائیٹڈ نیشن کی طرف سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اسکی تعریف ایک مشہور فلاسفر Mark Bevir نے اپنی کتاب Encyclopedia of Governance میں یوں کی ہے۔

"Good governance is the idea that aims at effective, efficient, optimal ~~consum~~ management of resources and maximization of outputs."

اسلامی تعلیمات میں گڈ گورننس اور موجودہ ریاست کے لئے اہمیت:

اسلامی تعلیمات میں اگرچہ گڈ گورننس کا جدید سیاسی لفظ استعمال نہ ہوا ہو لیکن اسکے بنیادی تصورات نہ صرف متعارف کروائے گئے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی پیش کیے گئے ہیں۔

قانون کی بالادستی (Rule of law):

اسلامی تعلیمات میں قانون کی بالادستی کو اولین ترجیحات میں سمجھا جاتا ہے۔ جو کہ گڈ گورننس کے بنیادی ~~اصول~~ اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے۔ اسلام میں نہ صرف اس پر زور دیا گیا بلکہ اسکا عملی نمونہ بھی پیش کیا گیا۔ جیسے کہ چوری والے

معاملے میں خدا کی قسم میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتیں تو میں ان کو سزا دیتا۔ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ قانون کی بالادستی اسلام کی اوّلین ترجیح ہے لہٰذا موجودہ ریاست کو بھی قانون اسلام سے اخذ کرنا چاہیے۔

بلا امتیاز احتساب:

موجودہ ریاست کے لیے دین اسلام کے گڈ گورننس کے تصور میں بلا امتیاز احتساب بھی ایک خاص اہمیت کا حامل رکھتا ہے۔ آج بھی کئی ریاست عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات میں بلا امتیاز احتساب کو فروغ دے سکتی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت بھی اسی بلا امتیاز احتساب کی وجہ کو تقویت بخشتا ہے۔ ہمیں اپنی ریاست ان کی حیات مبارکہ سے بھی قانون احتساب کو باور کروا سکتی ہے۔

~~اداروں~~

اداروں کا بروقت مؤثر رویہ (Effectiveness and Efficiency):

آج موجودہ ریاست میں دیکھا جائے تو ادارے سستی کاہلی کا شکار نظر آتے ہیں۔ بروقت اور مؤثر رویے کا اداروں میں فقدان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے دین اسلام کے وضع کردہ اصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ کا مارکیٹس میں چکر لگانا اور منڈی میں نرخوں کو دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اداروں کی effectiveness کے لیے واضح تعلیمات محفوظ کر گئے ہیں۔

__/__/202 Day: ______

شفافیت: اسلامی گڈ گورننس کا ایک اہم اصول :

دینِ اسلام میں شفافیت ایک اہم ترین عنصر رہا ہے۔ آج پاکستان اس چیز سے محروم نظر آتا ہے۔ حضرت علیؓ کا مالک الاشتر کو خط اس بات کی واضح دلیل ہے کہ meritocracy دینِ اسلام کا امتیازی اہم عنصر رہا ہے۔ آج موجودہ ریاستیں ان اصولوں سے مکمل بیگانگی رکھتی ہیں۔ اگر آج بھی ان تعلیمات کو دوبارہ سے اجاگر کیا جائے تو گڈ گورننس کا حصول کوئی بڑا کام نہیں ہے۔

اسلامی تعلیمات میں Strategic Vision کا تصور — نصب العین :

دینِ اسلام میں Strategic vision کو خاص ترجیح دی گئی ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کی تصدیق ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"اور جب ان کو اقتدار ملتا ہے تو وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں..."

آج بھی ریاست اگر ان قوانین کو سامنے رکھے تو وہ معاملات میں سدھار لا سکتی ہے۔

ریاستی معاملات میں عوام کی شمولیت کا نظریہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں

دینِ اسلام نے گڈ گورننس کے لیے اور ریاست کو مدِنظر رکھا ہے وہ عوام کی

مستحکم ہونے کا ہے جمہوریت لوگوں کی رائے کو ضروری سمجھتی ہے
آج ریاستیں اتنا ترقی کر گئی ہیں ماڈل سے مستفیض یاب ہو رہی ہیں۔

اسلامی گڈ گورننس تصور برائے ریگولیشن:

دینِ اسلام میں ریگولیشن کو ایک اہم مقام حاصل ہے جمہوریت کا آدمی کو نرخ نہیں بڑھانے دینا بازار سے اپنا سودا اٹھانے کا کہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دینِ اسلام نے گڈ گورننس کو باور کروایا ہے کیونکہ موجودہ ریاستوں کے لئے ایک بڑا حصہ مشتمل ہے۔

حکومتی عہدیداران کی بددیانتی پر اسلامی تعلیمات:

دینِ اسلام میں بددیانتی اور بدعنوانی کو سختی سے منع فرمایا گیا ہے جس کی وجہ ہے کہ علیؓ اپنے خط میں لکھتے ہیں:

"اے مالک الاشتر ان لوگوں کو حکومتی عہدے نہ دینا جنہوں نے پچھلی حکومتوں میں بددیانتی کی ہو۔"

آج ریاستوں کو میں قانون کو اپنانے کی سخت ضرورت ہے۔

تنقیدی جائزہ:

World Bank، United Nations، (ADB) Asian Revdopment Bank ہو یا پھر World Economic Forum (WEF) ہو جو اصول ان اداروں نے گڈ گورننس کے لیے متعارف کروائے ہیں وہ آج بھی عملی شکل میں نظر نہیں آتے جبکہ دینِ اسلام میں یہ تسلیم آج سے کئی سو سال پہلے نہ صرف متعارف کروائے گئے بلکہ ان پر عمل پیرا بھی ہوا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہو یا پھر خلافتِ راشدہ کا دور ہو یہ بات واضح ہے کہ گڈ گورننس کے قوانین و اصول اسلامی تعلیمات میں نہ صرف موجود تھے بلکہ ان کا عملی نمونہ بھی سب کے سامنے تھا۔

15

حاصلِ کلام:

مختصر یہ کہ دینِ اسلام نے جن گڈ گورننس کے اصول و قوانین کو لوگوں کے سامنے متعارف کروایا ہے وہ روزِ قیامت تک انسانی معاشرہ اور موجودہ ریاستی نظام کی اعلیٰ تشکیل کے بنیادی لازم و ملزوم ہیں۔ آج بھی ریاستی نظام میں دینِ اسلام کے وضع کردہ شفافیت، عدل و انصاف، اور خود احتسابی اور احساسِ ذمہ داری کو مروج کرانے سے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ اسکی تصدیق اس بات سے کی جا سکتی ہے کہ آج جن بھی ریاستوں نے ترقی کی ہے انکی بنیادوں کی وجہ بھی بنیادی اصول و قوانین کی پاسداری ہے اگرچہ وہ آج اس بات کا اقرار کرتے ہیں مگر یہ اصول انکے وضع کردہ ہیں درحقیقت اسکے برعکس یہ تمام دینِ اسلام نے انکی وضاحت آج سے چودہ سو سال پہلے ہی کر دی تھی اور عملی نمونہ بھی پیش کیا گیا۔

Day: ____

__/__/202

مسودۂ تحریر

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کردار سازی، اور معاشرے کے بناؤ میں اسکا کردار

تعارف:

"Education fosters creativity and builds character of masses."
(Will Durant)

اوپر بیان کردہ الفاظ ایک امریکن لکھاری Will Durant کے ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ تعلیم کردار سازی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ایسی تعلیم ہی اصل میں کامیابی کا راستہ ہموار کرتی ہے جو لوگوں کو اپنی زندگی نیکی، پیار محبت اور انسانیت کا درس دیتی ہے۔ لہٰذا، اسلامی تعلیمی نظام ان تمام اقداروں کی پاسداری کرتا نظر آتا ہے۔ اسکی واضح دلیل آپؐ کا اپنے شاگردوں یعنی اصحاب اکرامؓ کے ساتھ پیار و محبت کا تعلق ہے۔ آپؐ ہمیشہ اعلیٰ اخلاقیات کا درس دیتے تھے۔ آپؐ اُنکی استاد اور طالبعلم کے گہرے تعلق اور رابطہ کو ہمیشہ اپنی اولین ترجیحات میں رکھتے اور ایک خوشگوار ماحول کو برقرار رکھتے ہوئے تعلیمی سرگرمیوں کو فروغ دیتے۔ اسلامی تعلیمات انسان میں تحمل اور حلم جیسی خوبیوں کو فروغ دیتا ہے جو کہ ایک پُرامن معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے۔ ان تمام باتوں سے یہ بات واضح ہے کہ اسلامی تعلیمی نظام معاشرے میں ایک مثبت بدلاؤ لانے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اسلامی تعلیم کے بنیادی پہلو اور انکا کردار

اسلامی تعلیم کے بنیادی پہلو درج ذیل ہیں ۔

اعلیٰ اخلاقیات کو فروغ دینا

اسلامی نظام تعلیم میں اخلاقیات کو فروغ دینا ایک وسیع خاصہ رہا ہے آج بھی اگر اس نظام تعلیم کے پہلو کو سامنے رکھا جائے تو لوگوں میں بڑھتی ہوئی اخلاقی گراوٹ کا حل ممکن ہے ۔ اور ایک اچھے معاشرے کا حصول ممکن ہے ۔

علم اور عمل میں مطابقت قائم کرنے پر زور

اسلامی نظام تعلیم میں علم و عمل میں مطابقت کو ایک خاص مقام حاصل ہے جو کہ آج کے دور میں شامل نہیں آج اصحاب جو صحیح طریقہ سے عمل پیرا ہوتے لیکن آج اسکا فقدان نظر آتا ہے

______/______/202   Day:______

تعلیمی سرگرمیوں میں غیر تعلیمی سرگرمیوں کو روبرو لانا: اتحاد و یگانگت میں اہم

کردار:

اسلامی نظامِ تعلیم میں ~~Activity Based~~ Extra curriculum learning کو ایک خاص مقام حاصل ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ غیر تعلیمی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے جو کہ اتحاد و یگانگت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے

استاد اور طالب علم میں گہرا تعلق قائم کرنا: اسلامی تعلیمات کا ایک اہم عنصر

دینِ اسلام میں استاد اور طالب علم کے تعلق کو ایک اہم مقام سے دیکھا جاتا ہے آپ ﷺ اپنے اصحاب میں اس قدر گھل مل جاتے کہ فرق بھی نہ رہتا یہی وجہ ہے آپ ﷺ کی تعلیمات کا اثر گہرا رہا۔ آج موجودہ دور میں یہ پہلو کمزور نظر آتا ہے جو کہ کردار سازی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

__/__/202 Day: ______

عدل وانصاف کی روح کو فروغ دینا

اسلامی نظام تعلیمات نے عدل وانصاف کی روح کو ہمیشہ ترجیحات میں سے ایک اہم ترجیح سمجھا ہے جو کہ معاشرہ کی کردار سازی کے لیے انتہائی ضروری ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے

اخوت ومساوات کو بروئے کار لانا

اسلامی نظام تعلیم میں اخوت ومساوات کا درس دیا جاتا ہے نہ صرف درس دیا جاتا ہے بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ مواخات مدینہ ہے۔ آج موجودہ دور میں تعلیم کے متعلق یہ چیز نظر نہیں آتی ہمارا اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہونا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

______/______/202 Day:______

Creativity کو فروغ دینا اجتہاد کی صورت میں: اسلامی تعلیمی نظام کا اہم جزو

اجتہاد اسلامی نظام تعلیم کا ایک اہم پہلو ہے مگر یہ پہلو ہر ایک عام شخص کے لئے نہیں ہے۔ اس پہلو کا نام اجتہاد ہے۔ اسلامی تعلیمات سے انسان کو کوشش سے موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی حل نکالنے کی ترغیب دی گئی ہے نہیں لگاتار دیکھی طرح دیکھا جائے تو creativity اسلام کا تعلیمی نظام کا خاص پہلو ہے۔

تنقیدی جائزہ:

تنقیدی طور پر اگر موجودہ حالات پر نظر دوڑائی جائے تو اس بات کا ادراک کرنا مشکل نہ ہوگا کہ آج جو مسائل معاشرے کی بنیادوں کے لئے مسئلہ بن رہے ہیں ان کی بنیادی وجہ تعلیمی فقدان ہے۔ آج لوگ جو کرپشن، رائج، جھوٹ و رشوت، فریب و دھوکہ دہی جیسی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ آج لوگ پیسے کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ عورتوں کی استحصال ایک طرف بچوں کے ساتھ بھی ظلم و جبر عام نظر آ رہا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ تعلیمی فقدان ہے لہٰذا آج گورنمنٹ کو تعلیمی فقدان کو ختم کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

حاصل کلام:

اور پیش کیے گئے دلائل اور مباحث

اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ دین اسلام کا تعلیمی نظام وہ وضاحت
اپنی جامعیت میں منفرد اور جامع ہے یقیناً اگر آج ان
تعلیمی اصلاحات کو سامنے رکھا جائے تو معاشرے میں ایک مثبت
رویہ جنم لے سکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہا جائے تو دین
اسلام کی تعلیمات معاشرے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی بے روزگاری
سستہ حالی، ذخیرہ اندوزی، لوٹ کھسوٹ، فرقہ واریت، قتل و غارت
کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس
وقت کی اشد ضرورت ہے کہ معاشرے میں برائی کو مٹانے
کے لیے دین اسلام کا ~~تعلیمی~~ نظام تعلیمات کو سامنے رکھا
جائے اور موجودہ نظام تعلیم میں Reforms اصطلاحات
متعارف کروائی جائیں۔

___/___/202 Day: ________

سوال نمبر 8

1- اسلام کا معاشی نظام

کسی بھی انسانی معاشرے کی ترقی کا انحصار اس کے نظام اقتصادیات کے اصول سیاسیات اور قوانین معاشیات پر ہوتا ہے مگر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک جامع نظام معاشیات کے بغیر اچھے سے اچھے اقتصادیات و سیاسیات کا حامل معاشرہ بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے دین اسلام نے معاشی پہلو کو بڑی باریک بینی سے بیان کیا اور اس کے منفرد و جامع اصول و قوانین مرتب کیے۔ اسلام نے استحصالی نظام کو ختم کر کے اور افلاس و تنگدستی کو دور کرنے کے لیے ایک طرف نظام زکوٰۃ کو متعارف کروایا تو دوسری طرف معاشی عدم مساوات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے سودی نظام کو ترک کیا ہے۔ اسی طرح Laissez faire اور Communism کے فلسفے کو ترک کرتے ہوئے منفرد نظریہ ریاست اور قانون معاشیات دیا ہے۔ اسلام کے بنیادی پہلو جو کہ معاشی نظام سے تعلق رکھتے ہیں درج ذیل ہیں:

سودی نظام کو ترک کرنا: اسلامی معاشی نظام کا بنیادی قانون:

دین اسلام سود کے نظام کو سختی سے ترک کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے سود کا کاغذ لکھنے والے کو، گواہی دینے والے کو، لینے والے کو اور دینے والے کو آگ میں جھونکا جائے گا۔

ذخیرہ اندوزی کی لت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا: گردش دولت کو پروان چڑھانا

دیکھو کہیں ہمارا حال قصہ

مالداروں کے ہاتھ میں جمع رہ جاتی ہے کہ اسلام نے ذخیرہ اندوزی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔

حلال و حرام کی تمیز کروانا

اسلام حلال و حرام کی واضح تمیز کرتا ہے جو کہ معاشرے کی ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے۔

نظام زکوٰۃ: اسلامی معاشی نظام کا خزانہ

آپ ﷺ نے زکوٰۃ کو اسلام کا خزانہ قرار دیا ہے کیونکہ کوئی بھی دوسرا معاشی نظام اس منفرد تصور کو اجاگر نہیں کرتا جتنا کہ اسلام کا منفرد پہلو ہے۔

Laissez Fair اور کمیونزم کے تصورات کا جامع پہلو

معاشی دین اسلام نے نہ تو سرمایہ داروں کو مکمل آزاد کیا ہے نہ کمیونزم کی طرح مارکیٹ کو مکمل طور پر کنٹرول کرتا ہے بلکہ درمیانی راہ ہر شعبے میں مسائل کو توجہ دیتا ہے۔

___/___/202   Day:________

صدقات و خیرات کا منفرد نظام

دینِ اسلام میں صدقات و خیرات کے نظام کا تذکرہ ہے اسکے معاشی اثرات کو مختصر مگر منفرد و جامع بنایا ہے

تنقیدی جائزہ:

اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ مغرب جس معاشی نظام کا علمبردار بنا پھرتا ہے آج اسی نظام کی وجہ سے دنیا دو دفعہ عالمگیر جنگیں World War I اور World War II دیکھ چکی ہے اور ایک دفعہ پھر مرحلے میں عدم مساوات اور زبوں حالی نے معاشرے کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے مگر حال ہی میں یہی وقت ہے کہ انسان مل کر ان تمام اصول و محورین کا محاسبہ کریں اور ایک بہتر حل تلاش کریں جو کہ اسلام کے معاشی نظام میں واضح نظر آتا ہے۔

حاصلِ کلام:

مختصر یہ کہ اسلام کا معاشی نظام دینی قوانین سے جامع و منفرد ہے جہاں یہ حلال و حرام کی تمیز کر کے انسان کو اصل میں اشرف المخلوقات میں سے کا حق عطا کرتا ہے تو وہیں یہ غریبوں کی استحصال کو روکنے کے لئے نظام سود اور ذخیرہ اندوزی کو ترک کرتا ہے۔ ~~[illegible]~~ حاصلِ کلام یہ ہے کہ دینِ اسلام کا معاشی نظام کامل و جامع ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں مرحلہ غربت اور

افراطِ زر کو ختم کر سکتا ہے بلکہ سودی نظام کا باعث
بڑھنے والی عدم مساوات جس کی وجہ سے The Global
North میں The Global South پیدا ہونے والا خلا ہے کو
بھی ختم کرنے اگر کم ہو سکتا ہے۔

ج۔ اسلام میں احتساب کا تصور

دینِ اسلام بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا امتیاز احتسابی
نظام کو فروغ دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام میں قانونی
طور پر گدا و بادشاہ برابر ہیں خواہ وہ عمر ہو یا شہزادے عمر
بن عبدالعزیز کا بیٹا۔ خود احتسابی کو اسلام نے
لازم و ملزوم سمجھا ہے۔ اسلامی نظامِ احتساب میں قانون
کی بالادستی کو اولین ترجیح حاصل ہے۔ اسلام کی نظر میں
انصاف معاشرے کی بنیاد ہے۔ آپ ﷺ نے انصاف کی عدم
دستیابی کو معاشرے کی تباہی کی وجہ بتایا ہے۔ صحیح
بخاری میں مروی درج ذیل حدیث اس بات کی وضاحت کرتی
ہے۔

اعلیٰ اصول و قوانین پر مبنی دنیاوی احتساب کا فلسفہ اسلام

دینِ اسلام میں تناظر یہ احتساب

دو طرح کا ہے جو کہ ہو سکتا ہے ایک دنیاوی

کہ مطابق انسان کو اسی دنیا میں
اپنے اعمال کا احتساب دنیا
ہے اور جو اعمال کا حساب کی
جائے گی مراد از ہو [illegible] ہو
اپنے نتیجے جوابدہ ہوتا ہے، یہ شکل مساوی
احتساب ہے۔

منفرد و جامع ~~[illegible]~~ نظریہ احتساب آخرت کی صورت میں (یوم الفصل)

دین اسلام کا دیگر منفرد
اور جامع نظریہ آخرت میں ہونے والا
احتساب کا نظریہ ہے چونکہ انسان خطاکار ہو
کا [illegible] ہوتا ہے کہ باعث [illegible] مسئلہ
ہے کہ سب احتساب از احتساب کرنے میں ناکام
ہو جاتے لہذا اللہ کریم نے اسلام میں آخرت کی
احتساب کو بھی متعارف کروایا ہے۔

~~بنیادی خصوصیات~~

اسلامی احتساب کی بنیادی خصوصیات

:

اسلامی احتساب نظام
کی بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں

قانون اللہ کی حکمرانی :

دین اسلام میں احتساب

کی روح اللہ کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق رکھی گئی ہے۔

احتساب برائے حکومتی سربراہان

دین اسلام میں احتساب کے لئے حکومتی عہدیداران کو بھی ذمہ دار سمجھا گیا ہے کیونکہ انکے فیصلے عام لوگوں پر گہرے اثر ڈالتے ہیں لہٰذا اسلام نے انکی جوابدہی کو باور کروانا ضروری کہا ہے۔

احتساب عامہ کا تصور

دین اسلام میں عام لوگوں کے احتساب کو بھی لوگوں کو اپنا دین کے مطابق روش کار اپنانا ہے کیونکہ دین کے بغیر معاشرہ میں امن قائم کرنا ناممکن ہے۔

Day;

___/___/202

تنقیدی جائزہ :

غزہ میں ہونے والے ظلم و جبر اور روہنگیا مسلم (Rohagiyan) کے خلاف منظم حکومت کا کھلا مظاہرہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آج میں نظام احتساب کی پیروی کی جا رہی ہے اس میں حکمرانوں کی پاسداری دور دور تک نظر نہیں آتی بلکہ غور کی جائے تو

" Shower me the man I will show thee rule. "

کی جھلک زیادہ دکھائی دیتی ہے آج دنیا کو دین اسلام کے احتساب کے نظام کی روشنی میں آنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اگر ایسا نہیں ہوتا تو وہ دن دور نہیں جب لوگ بلکہ [illegible] میں SD اس قدر آگے بڑھ جائیں گے کہ معاشرے میں رہنا ناممکن ہو جائے گا۔

حاصل کلام :

درحقیقت یہ ثابت ہے کہ مختصر یہ کہ اسلام کا نظام احتساب اپنی ذات میں منفرد اور جامع ہے جس طرح دین اسلام میں حکمرانوں کی پاسداری اور حکمرانوں اور حقوق کی نگرانی کو پابند کرایا گیا ہے وہ کہیں اور معاشرے میں نہیں ملتی چونکہ دین اسلام میں خواہ گدا ہو یا بادشاہ، حکومتی عہدیدار ہو یا عوام مجاز و اگر کوئی غلطی ہے تو اسکا احتساب لازم و ملزوم ہے۔ جیسے کہ بارے میں پروفیسر خورشید احمد اپنی کتاب "اسلام نظریہ حیات" میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں :

" اگرچہ مغرب آج اپنی ترقی کے ڈنکے بجاتا ہوتا ہے مگر اس حقیقت سے کبھی منحرف نہیں ہو سکتا ہے کہ جن اصولوں اور قوانین احتساب کو اس نے اٹھارویں صدی میں متعارف کروایا ہے وہ دین اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی متعارف کروا دیئے تھے۔ "